یہہ اخبار ہفتہ واہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

للہ الحمد

اہلحدیث

نمبر ۲۲

امرتسر ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۴ع جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت سالانہ اخبار ہذا

گورنمنٹ عالیہ سے - عـہ

والیان ریاست سے - سـہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے - للعہ

عام خریداروں سے - عـا ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت - بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

اطلاع ضروری

گو کتنی دفعہ پہلے بھی لکھا گیا ہے کہ ہمارے معزز ناظرین اخبار اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں چونکہ اس امر کی طرف بہت اصحاب نے توجہ نہیں فرمائی اسواسطے پھر بطور یاد دہانی عرض کیا جاتا ہے کہ اپنا اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں (مینیجر)

قادیان میں طاعون

بیا با چشم روشن تا بچاور قادیاں بینی؟
خزاں بینی ، وبا بینی ، غرض دار الزیاں بینی

مثل مشہور ہے ۔ دیہقانی کی پینتالیس عزتیں ہوتی ہیں اسلئے وہ ایکدو بلکہ تین چار بلکہ پانچ چھ ۔ سات آٹھ دفعہ ذلیل ہونے سے اپنے آپکو ذلیل نہیں جانتا ۔ جبتک کہ حسب تعداد عزتہا ذلیل ہوکر سلب کلی نہ ہولے ۔ پہر یہ شرط بھی ضروری ہے ۔ کہ کسی حساب میں اوسکو غلطی نہ ہوجاوے ۔ یہی حال ہمارے مرزا صاحب کا ہے ۔ ایکدفعہ دو دفعہ نہیں ۔ دس بیس دفعہ نہیں مرات کرات دفعہ آپ کی خاطر خواہ عزت ہوتی ہے ۔ بلکہ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے ۔ کہ مرزا صاحب بزبان حال سے کہا کرتے ہیں ؎

جب تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے
مرزا بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

کونسا مہینا یا کونسا سال ہے جسمیں ہمارے مرزا جی بحکم آیت کریمہ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ دو دو تین دفعہ ابتلا میں نہ آتے ہوں ۔ سالہا گذشتہ کی رپورٹ کا دہرانا تو فضول ہے اسی سال کی سناتے ہیں ۔ ۲۲ ۔ اپریل کے اہلحدیث میں قادیاں میں طاعون ہونیکا واقعہ درج کیا گیا تھا ۔ اسپر بحکم اَلْحَقُّ مُرٌّ مرزائی اخباروں میں ایک غیر معمولی طیش پیدا ہوا اور اہلحدیث جیسے راست باز حق شعار پرچے کی نسبت بہت کچھ زہر اگل رہے ہیں ۔ چنانچہ الحکم سوال کرتا ہے ۔ کہ اہلحدیث کو اگر خدا کا خوف ہے تو بتلاوے کہ کہاں کہا گیا تھا ۔ کہ قادیاں میں کبھی طاعون نہیں آئیگا ۔ (۲۴ ۔ اپریل) گو ناظرین اس عبارت سے مرزائیوں کی بے بسی معلوم کر سکتے ہیں ۔ کہ قادیاں میں طاعون ہونیکا کس لطیف پیرایہ میں اقرار ہو ۔ اس لطیفہ سے الطف پیرایہ ایک امر ہے ۔ جسکو سن کر ناظرین اس پاک جماعت کی چالاکی اور شرم وحیا سے انگشت بدنداں ہونگے ۔ اخبار البدر قادیاں کے دفتر کے ۲۵ ۔ اپریل کو خریداروں کو اطلاع دی گئی ۔ کہ اخبار یکم مئی تک بند رہیگا ۔ مطبوعہ کارڈ میں لکھتے ہیں :۔ کہ طاعون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کرتی رہی ہے :۔

اللہ اللہ ! کس دبی زبان سے اقرار ہے اور کس نیاز وانداز سے معشوقانہ ادا میں تسلیم کیا گیا ہے ۔ آپ سنئے ہم آپکو بتلاتے ہیں اور آپکے سوال کا جواب دیتے ہیں :۔

دافع البلاء صفحہ ۵ کو پڑھو ۔ کیسا صاف لکھا ہے :۔ کہ قادیاں کے چاروں طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی ہے اور دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیاں کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے ۔ مگر قادیاں طاعون سے پاک ہے ۔ بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیاں میں آیا ۔ وہ بھی اچھا ہوگیا ۔ کیا اس سے بڑھکر اور کوئی ثبوت ہوگا ؟

اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ :۔ قادیاں کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا ۔ تاکہ تم سمجھو ۔ کہ قادیاں اسی لئے محفوظ رکھی گئی ۔ کہ خدا کا رسول قادیاں میں تھا ۔

پہر صفحہ ۷ پر ایک الہام کا ترجمہ لکھا ہے ۔ کہ خدا ایسا نہیں ۔ کہ قادیاں کے لوگوں کو عذاب دے ۔ حالانکہ تو (خود بدولت مرزا صاحب) اسی میں رہتا ہے ۔

پہر صفحہ ۱ پر اپنے مخالفوں کو ڈانٹ بتلائی ہے ۔ کہ میاں شمس الدین اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی بابت اور مولوی عبدالجبار صاحب امرتسر وغیرہ کی نسبت مولوی نذیر حسین مولوی محمد حسین دہلوی کی نسبت پیشگوئی کریں ۔ کہ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو جھوٹا سمجھا جائیگا ۔ کہ سچا خدا وہی ہے ۔ جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا ہے ۔

یہ ہیں مرزا جی کی تعلیاں ! ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں ۔ کہ ان عبارات کا کیا مطلب ہے ۔ ہاں ہم اس سے انکاری نہیں ۔ کہ مرزا جی کو چونکہ اندر کا چور دبا سا تھا ۔ کہ میری باتیں تو جیسی ہیں ۔ وہی ہیں اسلئے بطور پیش بندی یا بحکم لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَ... اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۔ یہ بھی مرزا جی نے لکھا تھا ۔ کہ کچھ حرج نہیں

ahmadimuslim.de

انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیاں میں بھی کوئی واردات شاذ ونادر طور پر ہو جاوے - جو بربادی بخش نہو - اور موجب فرار و انتشار نہ ہو - کیونکہ شاذ ونادر معدوم کا حکم رکھتا ہے - دافع البلاء حاشیہ صفحہ ۵ وغیرہ

ناظرین! الہامی صاحب کی اس عبارت کو بھی ہماری سفارش سے الہامی مان لیں - لیکن مطلب اس کا خوب یاد رکھیں بھولیں تو ہم پھر بتلائے دیتے ہیں کہ قادیاں میں شاذ ونادر واردات ہوں گی - جو ایسی قلیل ہوں گی - کہ کالعدم تصور ہوں گی -

اس کلام کے بعد قادیانی عادل گواہ کی گواہی سنئے - جس کا نام اخبار البدر ہے - آپ ۱۷- اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں: "لیکھرام (آریہ) نے بڑے دعوی سے یہ پیشگوئی کی تھی - کہ ہم بذریعہ سوامی کے قادیاں کو طاعون سے پاک وصاف کریں گے - تو جلسہ کا ختم ہونا تھا - کہ لیکھرام تو کیا صاف کرتے - خود طاعون نے صفائی شروع کر دی" صفحہ

اب ناظرین اس شاذ ونادر کو اور اس صفائی کو دیکھو صفائی سے تاکہ کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہے - اللہ اللہ کہاں یہ دعوی کہ قادیان سے دو دو کوس تک طاعون ہے - جو بیمار اندر آتا ہے اچھا ہو جاتا ہے - اسی بنا پر اوس کا نام دار الامن والامان رکھا گیا تھا - پھر یہ ترمیم کہ شاذ ونادر واردات ہوں گی - جو معدوم کے حکم میں ہوں گی - جس کا یہ انجام بقول اڈیٹر البدر طاعون سے صفائی ہی ہو گئی - ناظرین منتظر ہوں گے - کہ یہ صفائی کس حد تک ہوئی تو ان کی آگاہی کیلئے ہم اتنا بتلاتے ہیں - کہ مارچ - اپریل کے دو مہینوں میں قادیاں میں ۳۱۳ - آدمی طاعون سے مرے - حالانکہ کل آبادی قادیاں کی ۲۰۰۰ کی ہے - مفصل مع شہادت آئندہ)

نماز

روز محشر کہ جاں گداز بود + اولیں پرسش نماز بود

قال اللہ تعالی :- وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ :

ویل ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں حدیث میں آیا ہے سعد بن ابی وقاص نے رسول خدا سے پوچھا - کہ الذین عن صلاتھم ساھون سے کون لوگ مراد ہیں - رسول اللہ صلعم نے فرمایا - جو لوگ نماز کو وقت سے دیر کر کے پڑھتے ہیں رواہ محمد بن نصیر - خیال کی جا ہے - کہ بیوقت نماز پڑھنے کی سزا میں جب وہ ویل نصیب ہوں - جسکی کچھ تعداد معلوم نہیں کہ کب تک اس گناہ کی بالعوض جہنم کے عذاب میں مبتلا رہنا پڑیگا پھر بالکل جو تارک الصلوۃ ہے - اوسکا کیا ٹھکانا؟ قال تعالی: أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ - قائم کرو نماز اور نہ ہو مشرکوں سے - یعنے جسنے نماز چھوڑی وہ مشرکوں سے ہوا - اور مشرک کیلئے بشارت دی گئی ہے - قال اللہ تعالی - إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا - بیشک اللہ نہیں بخشتا ہے اوس شخص کو یہ کہ جو شریک ٹہیراوے ساتھ اللہ کے کسی کو اور بخشتا ہے (شرک سے) نیچے کے گناہ) جسکو چاہے (اللہ) اور جس نے شریک ٹھہرایا - اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا - پیر پیغمبر سے مدد چاہنی - اور نذر نیاز غیر اللہ وغیرہ کو نیکو شرک کہتے ہیں - اسی زمرہ میں اللہ نے بے نمازی کو فرمایا - اور فرمایا - کہ مشرک کبھی نہیں بخشا جاویگا جسکو اللہ شرک فرماوے - اسکو ہم مسلمان اہل ایمان کہیں - یہ ہماری بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے؟ قطعہ

پوچھیں گے اہل خلد کہ اے ساکنان نار + تم کیوں میان نار بہ رنج والم رہے؟
دیں گے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز + اور اس عذاب نار کو جھٹلاتے ہم رہے؟

قال اللہ تعالی :- فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ - پس اگر توبہ کریں اور پڑھتے رہیں - نماز اور دیویں زکوۃ پس وہ بھائی ہیں تمہارے دین میں - جب اللہ تعالی نے إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فرمایا - یعنے سوائے اسکے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں - اور پھر اس اخوۃ دینی کو نماز پڑھنے پر معلق کیا - تو اب غور کر لینا چاہیے کہ تارک الصلوۃ اس اخوت دینی میں داخل کسی طرح نہ ہوا - ان التہ بے نمازی مشرک کافروں کا بھائی بنا ٹھہرا - نہ مسلمانوں کا - شیخ محمد بن اسلم طوسی نے کہا ہے کہ میں نے چاہا - کہ حدیث من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر

ahmadimuslim.de

کی موافقت ساتھ کسی آیت کے قرآن سے پیدا کریں - پس میں نے تیس سال فکر کیا - اور یہ آیت پائی قال تعالیٰ فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا - پھر انکی جگہ آئے ناخلف ضائع کیا - انہوں نے نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی سو آگے ملینگے غی کو - غی ایک چاہ ہے بیچ دوزخ کے - گرتی ہے اسمیں پیپ اہل دوزخ کی رواہ محمد بن نصیر والطبرانی والبیہقی وابن جریر عن ابی امامۃ مرفوعاً - اس آیت سے معلوم ہوا کہ تارک صلوٰۃ کا فرقہ کے ساتھ ہوگا - اگر فاسقوں اہل کتاب کے ساتھ تارک الصلوٰۃ کا حشر ہوتا - تو دوزخ علیحدہ میں ہونا ہوتا - اور یہ بھی اس آیت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اگر تارک الصلوٰۃ ایمان سے خارج نہ ہوتا - تو اسکی توبہ میں ازسرنو ایمان لانے کی حاجت نہ ہوتی - یہ ہے حاصل کلام شیخ ابن قیم کا کتاب العصلوٰۃ میں - اور میں نے نقل کیا حکم النبی بکفر من لا یصلی سے اور چند حدیثوں کا ترجمہ نقل میں لاتا ہوں - ناظرین غور کریں - جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا - رسول خدا صلعم نے فرمایا - کہ فرق درمیان آدمی اور کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وصححہ ابن ماجہ انس بن مالک کہتے ہیں - کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ جسنے چھوڑی نماز جان بوجھ کر وہ کافر ہوا کھلم کھلا - رواہ الطبرانی - حدیث بریدہ میں آیا ہے - کہ رسول خدا نے فرمایا - جو عہد درمیان ہمارے اور ان کے (منافقوں کے) ہے وہ یہی نماز ہے - جس نے نماز کو ترک کیا وہ بیشک کافر ہوا - رواہ احمد وغیرھما - ثوبان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین العبد وبین الکفر والایمان الصلوٰۃ فاذا ترکھا فقد اشرک رواہ ھبۃ اللہ الطبرانی وقال اسنادہ صحیح علی شرط مسلم - یعنی ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ رسول خدا نے فرمایا - کہ فرق درمیان عبد و کفر و ایمان کے یہی نماز ہے - جس نے چھوڑا نماز کو - اس نے شرک کیا - (باقی آئندہ)

ترکِ اسلام تیار ہو گیا ہے - شائقین کی درخواستیں جلد بھی مفت میں آنی چاہئیں طبع ثانی ہوگا - مینیجر اخبار ہذا

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

پانچویں حدیث پر جو چکڑالوی صاحب نے اعتراض کیا ہے - بالفاظ ذیل ہے :-

(۳) نماز مغرب کے متعلق بخاری ومسلم دونوں میں اس مضمون کی متعدد احادیث موجود ہیں - کہ اگر نماز تیار ہو اور کھانا بھی سامنے آجائے تو پہلے کھانا کھا لینا چاہئے حدیث ملاحظہ ہو -

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قدم العشاء فابدءوا بہ قبل صلوٰۃ المغرب ولا تعجلوا عن عشائکم (بخاری ؎۳۳ مطبوعہ انصاری باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوٰۃ)	ترجمہ - انس سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت شام کا کھانا آجاوے پس کھاؤ اس کو نماز مغرب سے پہلے اور کھانے میں جلدی نہ کرو -
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلوٰۃ فابدءوا بالعشاء ولا یعجل حتی یفرغ منہ وکان ابن عمر یوضع لہ الطعام وتقام الصلوٰۃ فلا یاتیھا حتی یفرغ وانہ لیسمع قراءۃ الامام (بخاری ؎۳۳)	ترجمہ - ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا رکھا جاوے اور نماز کی اقامت (یعنی تکبیر) کہی جاوے - تو کھانا شروع کرو اور کھانا کھانیوالا جلدی نہ

کرے جبتک کہ اس سے فارغ نہ ہوجاوے اور ابن عمر کا کھانا رکھا جاتا تھا اور نماز کی اقامت کہی جاتی تھی - تو وہ نماز کی طرف نہیں آتے تھے - جب تک کہ فارغ نہ ہو لیتے اور یقیناً وہ ضرور امام کی قرأت سنتے تھے -

مسلم میں بھی اس مضمون کی متعلق بہت سی احادیث ہیں ان حدیثوں کا مضمون صاف ظاہر ہے کہ شام کیوقت اگر ایکطرف کھانا آجاوے - اور ایکطرف جماعت تیار ہو تکبیر بھی ہو جاوے - تاہم کھانے کو نماز پر ترجیح ہوگی امام مسلم

ahmadimuslim.de

صاحب نے اس میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے - کہ آپ ایسی حالت میں نماز کو مکروہ جانتے ہیں - چنانچہ مسلم میں باب ان لفظوں میں باندھا گیا ہے - "باب کراہۃ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام الذی یرید اکلہ فی الحال" - (باب نماز کے مکروہ ہونیکا طعام کی موجودگی میں جبکہ فی الحال اسکے کھانیکا قصد ہو) اور آپ نے اسی باب میں کہیں سے یہ حدیث بھی لکھ ماری ہے -

لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ (کھانیکی موجودگی میں نماز جائز نہیں)

یہ محض پیٹ پروری اور شکم پرستی کی باتیں ہیں - مُلّاں لوگ عموماً پیٹ کے بندے ہوتے ہیں کھانے کو دیکھکر بھلا ان کو صبر کیسے ہو سکے - یہ حلوے مانڈے کو پہ جان دیدیں - ان کی بلا نماز کی پروا؟ کرے اول طعام بعد کلام (یعنی نماز) معاذ اللہ - حاشا للہ - اس حلوے کے شوق نے ہی ان لوگوں کو ایسی حدیثیں بنانے پر بھی مائل کر دیا - اور قرآن سے محروم کر دیا - ابن حجر اور نووی وغیرہ شارحین نے ان حدیثوں پر ملمع کرنا چاہا ہے وہ کہتے ہیں - کہ "اگر کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھی جائے - تو خیال کھانے کی طرف رہیگا اور نماز میں خشوع و خضوع کامل نہیں ہو سکیگا - اسلئے پہلے کھانا کھا لینا چاہئے" - لیکن غور کرنیپر یہ ملمع نہایت ہی کمزور اور بعید معلوم ہوگا - اگر کسی کو بوقت نماز شہوت آ جاوے اور بیوی بھی مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے موجود ہو - تو نماز میں اس کا دل ضرور بیقرار رہیگا - اور خشوع و خضوع کا ستیاناس ہو جائیگا - پس اسکو بھی حکم ضرور ہونا چاہئے تھا کہ پہلے جماع کر لو - پھر نماز پڑھ لینا - ان حدیثوں میں تو ایسا نہیں لکھا - لیکن کیا عجب کہ ان بہتر حوروں کے عاشقوں نے اس مضمون کی بھی کوئی حدیث بنا رکھی ہو - لیکن اگر نہیں بنائی - تو پھر بتائیں - کہ ایسا شخص کیا کرے ؟ اگر کوئی دوکاندار ہو - اور اسکے دل میں فکر ہو - کہ شام کا وقت ہے گاہکوں کا موقع ہے خدا جانے کتنے گاہک پھر جائینگے اب کہئے کہ ایسے شخص کے خشوع و خضوع کا کیا حال ؟ کھانیکو دیکھکر جتنا ایک مُلّاں کا دل بیقرار ہوتا ہے دوکاندار کو گاہکوں کے پھر جانیکا اس سے شاید ہی کچھ تھوڑا غم ہوتا ہو ! پس دوکاندار کو بھی حکم ہونا چاہئے کہ بھائی ! سودے سلف سے فارغ ہو کر نماز پڑھ لینا ولا یعجل حتی یفرغ منہ - ایسا ہی اور کاروبار والوں کو حکم ہونا چاہئے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ان حدیثوں کی بنا پر مسلمان ایسا کرنے لگیں - تو شام کے وقت مسجدیں خالی ہی رہا کریں - لیکن شام پر ہی کیا منحصر ہے یہ حدیثیں اگر ان کا بس چلے تو مسلمانوں سے ساری نمازیں ہی چھڑا دیں - مسلم والی حدیث لا صلوٰۃ بحضرۃ الطعام میں نماز مغرب کی قید نہیں - اور مغرب کی قید ہونی بھی نہیں چاہئے کیونکہ کھانیکا معاملہ یا کوئی اور امر خشوع و خضوع کا حارج دیگر نمازوں کے وقت بھی واقع ہو سکتا ہے - پس تمام نمازوں کے متعلق یہی حکم ہونا چاہئے کہ بھائی سب جھگڑوں قضیوں سے فارغ ہو کر جب تمہارا دل مطمئن ہو - نمازیں بھی پڑھ لینا - ان کی کیا جلدی پڑی ہے -

اگر کسی شخص کے سر پر قرض بہت ہو - اور قرض کے غم و فکر میں وہ ہر وقت حیران و سرگردان اور پریشان و غلطاں اور پیچاں رہتا ہو - یا کوئی شخص دائم المریض ہو اور بیماری کا دکھ درد اور رنج و الم اس پر غالب ہو - تو وہ اب کیا کرے کیا وہ ساری عمر نمازیں نہ پڑھے ؟ قرض کے اترنے یا صحتیابی کا منتظر رہے ؟ ان حدیثوں اور ان کے ملمع سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ بے نماز ہی رہے "

ہائے ری حدیث تیرا ستیاناس - تو کیسی کیسی بیجا حرکتیں کراتی ہے - کیسی صاف اور پیارا اخلاقی تعلیم کو کس طرح چکڑالوی صاحب نے بگاڑا ہو

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر

مطلب حدیث کا صاف ہے - کہ چونکہ بھوک ایک طبعی اور جبلّی لازمہ ہے اسلئے بغیر اسکی تکمیل کے نماز میں جو کہ خشوع اور دلبستگی نہیں ہو سکتی اسلئے حضور علیہ السلام نے فرمایا - کہ پہلے اس طبعی خواہش کو پورا کرو - آپکا شہوت کا خیال آنا کہ کسی کی بیوی ساتھ ہو - تو پہلے جماع کر لو بالکل غلط قیاس ہے اسلئے کہ جماع بھی گو خواہش طبعی میں داخل ہے - مگر بھوک اور جماع میں فرق بیّن ہے - جماع کی خواہش اتنی دیر ہی غالب رہتی ہے - جتنی دیر انتشار ہو - لیکن جب طبیعت کو ادھر ادھر لگانے سے

ahmadmuslim.de

آنسا ہٹ جائے۔ تو جماع کی خواہش کا ہٹ جانا یا مغلوب ہو جانا بھی ممکن ہے۔ خصوصاً متاہل (خانہ دار) کے لئے تو ایسے واقعات اکثر پیش آتے ہیں۔ بخلاف بھوک کے کہ ٹلانے سے ٹلتی نہیں بھوکے کو سو سمجھاؤ تمہارے دلائل کا جواب گو نہ دے سکے۔ مگر بھوک سے انکار نہ کر سکیگا۔ اسلئے یہ اعتراض آپکا بالکل پنڈت دیانند کی طرح ہے۔ کہ جنت میں ہمیشہ رہنے سے جی اکتا جائیگا۔ کیونکہ ہمیشہ میوے کھانے سے طبیعت برگشتہ ہو جاتی ہے جیسے پنڈت مذکور نے غلط قیاس کر کے قرآن مجید کی تکذیب کی۔ اسیطرح آپ نے حدیث شریف پر بے جا حملہ کیا۔ حالانکہ دونوں کی سمجھ کی غلطی ہے پھر آپکا یہ لکھنا۔ کہ قرض یا مرض کے غم میں سرگردانی ہو تو نماز نہ پڑھے کیسا بیہودہ سوال ہے۔ کیا یہ غم بھی امور طبعیہ سے ہے۔ کیا ایسا شخص کسی طرح اپنا غم غلط نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر یہ غم یہ نہیں۔ کہ قرضدار بوجہ فکر قرضہ کے اور بغرض دعا حضور خداوندی میں مزید خشوع کریگا۔ تو قرین قیاس ہے۔ علیٰ ہذا القیاس مریض سے توقع۔ ایسا ہی آپکا سوداگر کو پیش کرنا بھی لغو ہے۔ سودا بیچنے کی رغبت امور طبعیہ سے ہے؟ یا دنیا کی محبت ہے تعجب ہے کہ آپ ایسے دنیاداروں اور دنیا کی محبت رکھنے والوں کی ایسی محبت رکھتے ہیں

مولوی صاحب! ایسی حدیثوں کی بنا بڑی گہری حکمت پر ہوتی ہے ایسے جلدبازوں کو جیسے آپ ہیں ایسی تہ تک پہنچنا مشکل ہے آپکا فرض صرف یہ ہے۔ کہ آپ کو جس حدیث میں شبہ ہوا کرے اوس حدیث کو لکھکر علمائے اہلحدیث کی خدمت میں صرف اتنی التماس کیا کریں۔ کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے نہ یہ کہ ایسی بیہودگی سے اعتراض کرنے بیٹھ جایا کریں۔

آئیے ہم آپکو قرآن شریف سے مثال دیں تاکہ آپکو بھی قدرے عافیت ہو سنئیے خدا فرماتا ہے۔ لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا۔ یعنے کافروں سے تمہیں ڈر ہو۔ تو نماز کو قصر کرنے میں تمکو گناہ نہیں۔ لیجئے آپ انہو جیسے بیباکانہ سوال۔ سنئیے! بھلا اگر کسی کو گھر بیٹھے چوروں سے ڈر ہو۔ یا گلی میں کتوں ہی سے ڈرتا ہو۔ تو کیا وہ بھی نماز کو قصر کرلے؟

جو اس کا جواب آپ دیں گے وہی اہلحدیث آپکو حدیث کی تائید میں کہینگے۔ سچ ہے ؎

نہ از جور مردم رہد زشت رو
نہ شاہد ز نام مردم زشت گو

(داقی باقی)

غزل در مذمت عرس

از منشی عبدالرؤف صاحب موحد

سب جمع ہیں زمانے کے مکار عرس میں
اشرار نابکار و فجار عرس میں

سارنگی کی الاپ ہے۔ طبلہ کی تھاپ ہے
دعوائے اتقا ہے اور یہ کار عرس میں

شیخ خبیث کا سن ہے مشائخ کہاتے ہیں
مطرب کو نذر کر دی ہے دستار عرس میں

آتا ہے حال پیر جی کو حال و قال دیکھ
رقاصہ کی ادا پہ ہیں بلہار عرس میں

یہ حال پیر جی کا مریدین دیکھ کر
کرتے ہیں واہ واہ کی بھرمار عرس میں

بھرتے ہیں دم محبت خارج کا دمبدم
سب شرع کے خلاف ہیں اطوار عرس میں

لیے ساتھ غول بادہ کشوں کا ادھر اودھر
پھرتے ہیں بنکے قافلہ سالار عرس میں

امرد پرستی ہے۔ کہیں نقرہ بازی ہو
بجلی گرائے خالق جبار عرس میں

کرتے طواف ملکے ہیں گرد مزار حیف
آداب کعبہ سے ہے یہ انکار عرس میں

روزی طلب کرے کوئی اولاد مانگے ہے
شرک کی چلی کا گرم ہے بازار عرس میں

ahmadimuslim.de

ہے پاک اِن امور سے دینِ محمدی
دیں سے ہے کیا غرض؟ ملے دینار عرس میں
افعالِ مشرکانہ و رنڈی کے ناچ پر
کیا قہقہے اڑاتے ہیں فجار عرس میں
بیزار ایسے کاموں سے ہیں صاحبِ مزار
رندانِ بادہ کش پہ ہو پھٹکار عرس میں
دیکھو اگر رسالۂ اولادِ حسن کو
پھر نام تو نہ جانیکا زنہار عرس میں
عبد الرؤف تو نے یہ کہی غزل کہ ہو گیا
چمکا دی گویا آگے ہے تلوار عرس میں

منظرِ شہرِ خموشاں

صاحبو! ہے کس قدر عبرت بھری یہ داستاں
خاک ہونے کے لئے آئے ہیں سارے انس و جاں
مال و دولت چیز کیا ہے؟ کیا ہے شانِ خانداں
ایکدن مٹ جائے گا سب نقشِ ہستی کا نشاں

کب رہیں گی سامنے یہ اچھی اچھی صورتیں
مٹی ہو جائیں گی مٹی کی یہ ساری مورتیں

بند ہوگی ہر زباں اور بند ہوگا ہر دہن
بات کب نکلے گی منہ سے کام کیا دیگا سخن
خواہ ہو کوئی گدا یا ہو کوئی شاہِ زمن
اوڑھنا سب کو پڑے گا ایکدن دو گز کفن

محفلِ خاموش ہوگی بزمِ یارانِ جہاں
ہائے ہوگی ایک کی بھی تو نہ جانِ ناتواں

حال میرا جب اسی ماتم میں ابتر ہو گیا
تب تو لبِ شہرِ خموشاں میں گذر میرا ہوا
میں نے رو رو کر وہاں پوچھا بتا دو تو ذرا
اے یہاں والو تمہارا کیا سے کیا ہے ماجرا

ہیں کہاں دارا سکندر ہے کہاں گوتم رشی
ہے کہاں شاہِ زماں وہ ہو کہاں مرسل نبی

ہے کہاں منڈن مشر اگنی کہاں وایو کہاں
وہ یدھشٹر ہے کہاں اور ہیں کہاں سب سورماں
ہیں کہاں سیتا سی وہ بن باس کی سب رانیاں
بھلا ان رنگیلوں کا کچھ بھی ہے باقی نشاں

خاک کے بستر پہ ایسے نامور بھی سو گئے
گہری نیند آئی اونہیں یہ کیا سے کیا اب ہو گئے

آئینہ جس نے بنایا وہ سکندر ہے کہاں؟
طے کہاں ہے کئے کہاں ہے ان کا لشکر ہے کہاں
ہیں کہاں جمشید و دارا شاہ اکبر ہے کہاں؟
وہ کولمبس ہے کہاں وہ شکسپیر ہے کہاں؟

ملکِ یوناں کے وہ افلاطون و غیرہ ہیں کیا ہوئے
اگلے وقتوں کے کہاں ہیں ہائے وہ اہلِ ہنر

وہ میرے اہلِ وطن خویش و برادر ہیں کدھر
وہ عزیزِ دل میرے جاں کی برابر ہیں کدھر
ہائے وہ نازوں کے پالے نازپرور ہیں کدھر
بسترِ راحت پہ سونے کے وہ خوگر ہیں کدھر

خواہر و دختر کہاں ہیں میری مائیں ہیں کہاں
باپ دادا اور چچا بھائی کا ہو کچھ بھی نشاں

مر گئیں جو عورتیں باعصمت و پردہ نشیں
ان کو اس شہرِ خموشاں میں ملی کتنی زمیں؟
بال بیواؤں کے شوہر بھی تو آئے ہیں یہیں
وہ یہاں آکر بنے ہیں کون سے گھر کے مکیں؟

ہائے اکلوتے ہزاروں گود کے بچے یہاں
ہائے وہ لختِ جگر آنکھوں کے تارے ہیں کہاں

کہہ چکا جب اس قدر یا شیخ میں تب آئی صدا
کیا سبب تجھ کو لایا یہاں کوئی جنونِ فتنہ زا
ان کو کیا تو پوچھتا ہے کیا کہیں کب کیا ہوا:-

ahmadimuslim.de

وہ تو کیا ہیں خاک تک کا بھی نہیں اب تو پتا
ہڈیاں تک تو نہیں باقی کہاں ہو تن بدن
یاد ہے جن کی بجتے اب وہ کہاں ہیں گلبدن
اُن کے جسم و جاں کا اب تو پتہ چلتا نہیں۔
کھا گئی اجسام کو اُن کے یہیں کی سرزمین۔
ایک ذرّے میں بھی اُن کا نقشِ صورت ہے کہیں
مٹی دیتے ہیں یہیں مٹی میں ملتے ہیں یہیں۔
تو مگر یہ یاد رکھ روحیں نہیں ہوتیں فنا
صورتوں کو ہے تغیر ہے نہیں انکو بقا
کھیل بن بن کر بگڑ دنیا ہی تو بگڑی ہیں یہاں
صفحہ تاریخ میں شائد ہو جس کی داستاں
جنکے لاکھوں تذکرے ہیں وہ بشر ہیں اب کہاں
ہیں شبیہیں اُن کی اب تو داخلِ وہم و گماں
بھاگ جا چل دور ہو تجھکو خبر آتی نہیں
کون ہو اپنا یہ اپنی زندگی اپنی نہیں
صاحبو! اس شہر خموشاں کا یہ قصہ سن لیا
جائے عبرت ہے رہو اس سے جو تم ناآشنا
اسکو بھی سنتے ہوئے کوئی بنے جو ناسزا
ہو نہیں سکتا زمانے میں کبھی اُس کا بھلا۔
حیف ہے وہ چار دن کی زندگی میں کچھ نہو
ہیچ ہے جینا جو اس شرمندگی میں کچھ نہو
بات میں سچ سچ بتادوں پھر بھی تمکو صاحبو
گوش دل سے اس میرے کہنے کو لیکن تم سنو
ایکدم کو بھی نہ اس دنیا میں غافل تم رہو!
جو کرو تم حق کرو — جو کچھ کہو تم حق کہو
بہتری اپنی بھلا اوروں کا تمکو چاہئیے
درد اپنوں سے سوا اوروں کا تمکو چاہئیے
ہو گا ان ہند کو دیکھو تو کیا بیمار ہیں؟
ہیں وہ اچھے یا کہ وہ مجبور ہیں بیمار ہیں؟
کام کر سکتی ہیں۔ یا ہر کام میں بیکار ہیں
بیخودی چھائی ہوئی ہے یا کہ وہ سرشار ہیں
تم بنو غمخوار اُن کے پوچھو حالت کیا ہوئی
کیا مصیبت ہے پڑی ایسی بُری گت کیا ہوئی
چاہئے علمی ترقی کا برابر ہو خیال
حسن سے بڑھکر ہے! دولت سے زیادہ ہو کمال
مذہبی اصلاح میں چھوڑو نہ کوئی قیل و قال
دہرم کی راہوں میں ہو اچھی تمہاری چال ڈھال
نیکیاں ہوں دائیں بائیں اور رام و دیں آگے
گارگی شیلاوتی سی عورتیں گھر گھر میں ہوں
صاحبو! اب کیا کہوں کہنے کو باقی کیا رہا
اور کیا اس سے زیادہ میں کہوں کرنا ہے کیا
ہے مگر اس سے بھی بڑھکر اپنے خالق کی رضا
فرض واجب ہے ہر اک بندہ پہ جس کا ماننا
یہ نہو ممکن نہیں پھر رستگاری کا سبق
ہے فقط بزبان یہی تو دینداری کا سبق

(راقم) آریہ پیق

مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت

اُن کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تاکہ کسی مخالف کو انکار کی گنجائش نہو۔ اور موافق کو پورا پورا اطمینان ہو۔

(۱) ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۰ میں لکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ یعنے بقول مرزا صاحب ظاہر ہے۔ کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ اور خداوند تعالی اکثر جگہ قرآن میں فرماوے سیدھی آیات بینات ہیں اور نیز فرمایا:۔

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا۔

ترجمہ:۔ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے اوتاری اوپر بندے

ahmadimuslim.de

اپنے کی کتاب اور نہیں کی۔ واسطے اُنکے کجی اور جیسے فرمایا :- لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا۔ ترجمہ مت کہو راعنا اور کہو انظرنا۔

(۲) ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۵ میں تحریر کرتے ہیں - قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے - ایک غائت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اُس سے بیخبر نہیں رہ سکتا مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر اُن پر لعنت بھیجتا ہے -

ف :- اس عبارت سے بقول مرزا صاحب ظاہر ہے - کہ قرآن شریف ایسی قسم کا سخت زبان اور سخت گالیاں دینے والا ہے - کہ جس سے نہایت درجہ کا جاہل اور غبی بھی بیخبر نہیں ہے - پس مرزا صاحب کا یہ اعتراض قرآن شریف پر نہیں ہے - بلکہ خداوند قدوس حلیم و حکیم پر ہے - کیونکہ قرآن شریف اُس کا کلام ہے - اور جسنے فرمایا ہے :- لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول۔

(۳) ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۷ میں - ولید مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے گئے ۔

یعنے مرزا صاحب نے خداوند قہار کا خوف دل سے دور کر کے اکمل کلام کی نسبت یہہ لکھدیا - کہ قرآن میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں ع۔ بریں عقل و دانش بباید گریست ۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مرزا صاحب نے انسان اور مسلمان بلکہ امام الزمان اور مہدی اور مسیح موعود اور رسول اور نبی کہلا کر یہہ لکھدیا - کہ قرآن سخت زبان ہے اور گندی گالیاں سے پُر ہے - معاذ اللہ مرزا صاحب گویا خداوند کریم حلیم کو گندی گالیاں دینے والا تصور کرتے ہیں - کاش اگر مرزا صاحب جنوں میں سے ہوتے - تو قرآن کی نسبت اُن کے منہ سے یہہ تو نکلتا - قولہ تعالیٰ - فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا بہ۔ ترجمہ پس کہا اُنہوں نے (جنوں نے اپنی قوم کو) تحقیق سنا ہمنے قرآن عجیب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کی پس ایمان لائے ہم ساتھ اُس کے ۔

استفتاء

سوال نمبر :- ایک امام مسجد کو ڈکاروں کی بیماری ہے جماعت کے وقت ایسے زور سے ڈکار لیتا ہے - کہ مقتدیوں کی طبیعت برداشت نہیں کر سکتی - ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ (منشی حسین شاہ از بوتالہ سردار جھنڈا سنگھ)

سوال نمبر ۸ :- جو امام مہتروں (خاکروبوں) کے نکاح پڑہا دے اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۹ :- جو شخص مرزائیوں سے سلام علیکم کرے اُسکے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۰ :- ایک شخص ملازم سرکار ہے - کوئی شخص اُسے کہتا ہے - کہ میرا فلاں کام حسب منشا کر دو - میں تمکو کچھ دونگا - یہ رشوت ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۱ :- جب بچہ پیدا ہو - تو اکیس یوم تک عقیقہ درست ہے یا بعد اُس کے بھی - اور عقیقہ کی کیا شرائط ہیں اور لڑکی کے عقیقہ کا کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۲ :- معمولی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۳ :- بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زکوٰۃ الفطر صاعاً من طعام (اور ترمذی) میں عمرو بن شعیب سے روایت ہے او صاع من طعام [illegible] احادیث میں طعام سے کونسا غلہ مراد ہے؟

سوال نمبر ۱۴ :- گوشت قربانی کا بطور صدقہ غیر اقوام مثلاً برہمن - چھتری - تیلی - تنبولی وغیرہ اقوام احباب کو دینا درست ہے یا نہیں؟ (قاضی ابو ایوب محمد یعقوب [illegible])

جواب نمبر ۷ - چونکہ یہ ایک بیماری ہے کوئی عیب شرعی نہیں اسلئے اقتدا جائز ہے - امام مذکور کو چاہئے کہ کوشش سے علاج کرے - مقتدیوں کو اُس سے ہمدردی چاہئے - ہاں اگر وہ مقتدیوں کی ناپسندیدگی معلوم کر کے خود ہی امامت چھوڑ دے تو اور بات ہے مگر عزل کے قابل نہیں۔

ahmadimuslim.de

جواب نمبر ۸ :- خاکروبوں کے نکاح میں اگر کوئی کفریہ شرکیہ رسم ادا نہیں کرتا - تو خیر یہ مسئلہ اہل حدیث کے سابقہ نمبروں میں آچکا ہے -

جواب نمبر ۹ - مرزائیوں سے سلام علیک کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوجاتا - اسلئے ایسے امام کے پیچھے بھی نماز جائز ہے - خواہ مخواہ کے تشدد نہ چاہیئے ہاں ان لوگوں سے زیادہ میل ملاپ نہ رکھنا چاہئے جسکا نتیجہ اچھا نہیں -

جواب نمبر ۱۰ - اگر کوئی ملازم کسی ایسے کام کے سنوارنے پر اجرت یا انعام لیتا ہے - جس سے کسی دوسرے کا حرج ہے - تو بیشک رشوت ہے - اور اگر ایسا نہیں بلکہ ایک معمولی بات ہے - جس میں کسی مستحق کے کام کا حرج نہیں جسکے لئے وہ نوکر رکھا گیا ہے - حرج نہیں تو خیر گو مناسب نہیں - حدیث شریف میں جس رشوت پر سخت وعید آئی ہے وہ رشوت فی الحکم ہے یعنے بے انصافی پر -

جواب نمبر ۱۱ - اصل عقیقہ تو ساتویں روز ہے - مگر بعض علماء نے لکھا ہے - کہ اگر کوئی مانع پیش آجاوے - تو چودھویں یا اکیسویں اٹھائیسویں روز بھی کیا جاوے - تو جائز ہے مگر بعد ضرورت عقیقہ کی شرائط وہی ہیں جو قربانی کے ہیں - اور لڑکی کا عقیقہ ایک بکری ہے -

جواب نمبر ۱۲ - جرابوں پر مسح جائز ہو حدیث شریف میں ہے - (جو ترمذی میں ہے) کہ آنحضرت نے جرابوں پر مسح کیا تھا - یہ مسئلہ پہلے نمبروں میں آچکا ہے -

جواب نمبر ۱۳ - طعام سے مراد گیہوں ہے - جو عموماً کھانے میں آتا تھا - خود اسی حدیث میں بھی قرینہ ان معنے کا ہے - چنانچہ اسی لفظ کے لحاظ کیا تھا یہ بھی ہے اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ

جواب نمبر ۱۴ - جائز ہے اور عقیقہ کے مسئلہ میں بھی ہو چکا - خدا فرماتا ہے اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ مانگنے نہ مانگنے والوں سب کو کھلاؤ جب خدا عام حکم کرے تو تخصیص کرنے والا کون ہے ؟

تقابل ثلثہ تورایت - انجیل - قرآن کا مقابلہ قیمت ۵/

اسلام اور جاپان

چہ نسبت است بجن تو حسن خوبان را + فا ہتم کالنجوم وانت کالبدر

آجکل جو جاپان کو غیر متوقعہ فتوحات، روس جیسی تہار سلطنت پر حاصل ہو رہی ہیں - تو قدرتی طور پر دنیا کی نظر اسکی ترقی اور اس کی ترقی کی علت اور اسباب کی طرف لگ رہی ہے - واقعی بات بھی اس قابل ہے - کہ اس غیر معمولی ترقی کے اسباب تلاش کئے جائیں کہ اور پھر دوسری قومیں عملدرآمد کریں - بڑی وجہ جاپان کی ترقی کی یہ بیان کی جاتی ہے - کہ اوس نے تعلیم میں ترقی کی ہے جس سے اُن کو خودداری کی لیاقت پیدا ہوئی اور مدت العلم اس ترقی کی کل چھبیس سال بیان کیجاتی ہے - لیکن یہ قدر مبالغہ سے خالی نہیں - کیونکہ گو جاپان کی موجودہ حالت پر تھوڑے ہی سال سے پہنچا ہے - جس سے وہ رشک حساد ہو رہا ہے - مگر اس میں شک نہیں - کہ جاپان کی سلطنت مدت سے قائم ہے - مگر ہم کو اس سے بحث نہیں ہمنے صرف یہ دکھانا ہے - کہ جاپان کی ترقی موجودہ زمانے کے لحاظ اور ظاہری اسباب پر نظر کرکے گو حیرانی اور تعجب میں ڈالنے والی ہے لیکن اسلام کی پہلی ترقی کے مقابلہ پر کچھ بھی نہیں کون نہیں جانتا - کہ جس زمانے میں پیغمبر اسلام علیہ السلام نے عرب میں نبوت کا دعویٰ کیا اونکی کیا کیفیت اور حالت تھی یہی جو مسدس حالی کے ذیل اشعار میں بیان کی گئی ہے ؎

عرب کچھ نہ تہا - اک جزیرہ نما تہا | کہ پیوند ملکوں سے جسکا جدا تہا
نہ وہ غیر قوموں پہ چڑھ کر گیا تہا | نہ اوس پر کوئی غیر فرمانروا تہا
تمدن کا اوس پر پڑا تہا نہ سایہ
ترقی کا تہا واں قدم تک نہ آیا

(باقی آئیندہ)

عجیب سرمہ ایک حق پرست اور خدا رسیدہ شخص کا عطیہ ہے - ضعف بصر جالا - سفیدی - موتیا بند - پڑبال - دہند - پانی کا جاری ہونا - خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے چند روز میں صحت ہوجاتی ہے - عمر رسیدہ کو خاصکر مفید ہے قیمت فی تولہ عہ

پتہ :- حکیم محمد الدین چوک لوہگڑھ امرتسر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ ۱۳ - ۱۴ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ مئی کو ہوتا رہا - اور ہر روز ہوتا ہے - اور مرزا صاحب بدستور ملزمانہ حیثیت سے کھڑے رہتے ہیں۔

جنگ روس و جاپان رویٹر کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ اطلاع دیتا ہے کہ جنرل لیفلنگ نے رپورٹ کی ہے کہ جاپانیوں نے ۵ ماہ حال کو ۳۰ ٹرنسپورٹ پٹسوڈ میں اور نزکیپ کے خاتمہ پر جنگی جہازوں کی گولہ باری میں اتارے - روسی چوکیاں پسپا ہو گئیں - دس ہزار فوج شام تک اتر چکی تھی وہ جاپانی دستے مغرب اور جنوب مغرب کو روانہ کئے گئے -

پورٹ آرتھر علیحدہ کر دیا گیا - جاپانی لیاؤتنگ میں کثرت سے جمع ہو گئے ہیں اور انہوں نے ریلوے اور تار برقی کو کاٹ کر پورٹ آرتھر کو علیحدہ کر دیا ہے

امیر البحر ٹوگو نے رپورٹ کی ہے - کہ پورٹ آرتھر کو مکمل طور سے بند کر دیا گیا ہے صرف کشتیوں کے گذر نیکا راستہ باقی ہے لیکن کہا گیا ہے - کہ چھوٹے چھوٹے جہاز بھی پورٹ آرتھر سے روانہ ہو سکتے ہیں۔

روسی جنرل کی تقریر - جنرل سٹوسل نے کل پورٹ آرتھر میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا - کہ پورٹ آرتھر خشکی کی جانب بھی معرض خطر میں ہے اور کہا کہ مجھے پورٹ آرتھر کے آدمیوں کی بہادری پر بھروسہ ہے -

فنگ ہنگ چنگ پر جاپانیونکا قبضہ سینٹ پیٹرزبرگ کی خبریں مظہر ہیں کہ جاپان نے مقام مذکورہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور روسی وہاں سے شکست کھا کر واپس آ گئے ہیں

روس کی تازہ شکست - دریائے یالو پر جو شکست روسی فوج کو ہوئی ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ زار روس نے اسے بہت اندیشناک تصور کیا ہے - چنانچہ سینٹ پیٹرزبرگ میں اسکی تفصیل شائع نہیں کی گئی - اور روسی رعایا کو اس سے ناواقف رکھنے کی حتے الوسع کوشش کی جا رہی ہے کیونکہ اس سے روسی اس فکر میں رہتے کہ جاپانی فوج مانچوریا پر حملہ نہ کر سکے - ان کی قلعہ بندیاں اور خندقیں اور تمام تیاریاں جاپانیوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کی غرض پر مبنی تھیں - لیکن آخر کوششوں کا انجام کیا ہوا ؟ روسیوں کو سمندر پر تباہی اور موت اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا - ان کی کئی جہاز ٹوٹ گئے ہزارہا آدمی زخمی اور تلف ہوئے - ایک بڑا افسر غرق ہو گیا - اور تین سو آدمی اور بیس افسر جاپانیوں نے قید کر لئے بڑی امید روسیوں کو خشکی کی لڑائی پر تھی ہر شکست کے جواب میں جو انہیں سمندر پر ملتی تھی - وہ یہی کہتے تھے - کہ "ٹھیرو اور صبر کرو - جاپانیوں کو خشکی پر آ لینے دو - ہم ان کی مزاج پرسی کریں گے"۔ مگر اب اس شیخی کا فیصلہ بھی ہو گیا ہے جاپانی فوج نے دریائے یالو عبور کر کے جو زبردست اور کامیاب حملہ روسی فوج پر کیا ہے - اور اٹھائیس توپیں چھین لی ہیں اس نے روس کی رہی سہی عزت کو بھی خاک میں ملا دیا ہے آخری تاربرقی اس مطلب کی موصول ہوئی ہے - کہ جاپانیوں نے آگے بڑھکر نیوچوانگ پر بھی قبضہ کر لیا - اگر یہ خبر صحیح ہے جو غالبا صحیح ہوگی تو روسی طاقت کو ایک مہلک صدمہ پہنچا ہے کیونکہ اس خبر کا صحیح مطلب یہ ہے - کہ پورٹ آرتھر اور ڈالنی کا تعلق منقطع ہو جائیگا روسی ریلیں جاپانیوں کے دست قدرت میں آ جائیں گی - اور جو روسی فوج اس وقت یالو کے قریب پڑی ہے - اگر وہ لایویانگ کو جان بچا کر بھاگ نہ گئی تو جاپانی آگے اور پیچھے دونوں طرف سے اسپر سے ٹوٹ پڑیں گے اور اسے ہتھیار ڈالتے ہی بن پڑے گی - غرض روسی اس وقت نازک حالت میں ہیں - اور جنرل کروپٹکن کی شہرت کو اس تازہ شکست سے سخت صدمہ پہنچا ہے (آریہ گزٹ)

ملک سپین میں ایک لاکھ ۹۰ ہزار ۲ سو ۲۷ فقیر ایسے ہیں کہ جنکا پیشہ بھیک مانگنا ہے - جنمیں سے ۱۵ ہزار ۹ سو ۳۴ عورتیں ہیں اور شہروں میں فقیروں کو اجازت ملی ہوئی ہے کہ وہ بھیک مانگ کر گذارہ کریں اور بھیک مانگنے کو حلال سمجھا جاتا ہے اور

ahmadimuslim.de

میونسپلٹی فقیروں سے کچھ ٹیکس بھی وصول کرتی ہے اور تمام ملکت میں صرف ایک شہر ستول نامی ہے جہاں گلیوں میں بھیک مانگنا حکماً منع ہے

عجیب انگوٹھی لنڈن کے شمال میں وسلی ایک جگہ ہے۔ وہاں کے ایک مدار المہام کے پاس ایک نہایت عجیب انگوٹھی ہے۔ یہ انگوٹھی شکل میں معمولی ایک سونے کی انگوٹھی کے مشابہ ہے۔ مگر علاوہ انگوٹھی ہونے کے باجہ کا کام بھی دیتی ہے۔ اس میں ایک چھوٹا سا اسپرنگ لگا ہوا ہے۔ اگر اسکو دبایا جاوے اور انگوٹھی کو کان کے نزدیک لایا جاوے تو ایک نہایت سریلی آواز سنائی دیتی ہے اور اگر اسپرنگ دبا کر انگوٹھی کو ایک لکڑی کے صندوق پر رکھ دیا جاوے تو تمام کمرے میں وہ سریلی آواز سنائی دیتی ہے۔

کابل کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر بروٹو صاحب نے وہاں پہنچکر دوسرے دن امیر صاحب پر عمل جراحی کیا وہ ایک انگشت کا فتہ تھا جو انہوں نے نہر ہائی نس کی ہتھیلی کے ناسور میں دیا۔ اس ناسور نے امیر صاحب کو کامل ایک مہینے سے سخت تکلیف دے رکھی تھی حتے کہ اس عرصہ میں انہیں کبھی پوری ایک رات بھی سکھ نیند سونا نصیب نہیں ہوا۔ چیر اچھے ہی انگوٹھا چین پڑ گیا اور نیند بھی خاصی آنے لگی۔ اس سے اُن کا ہاتھ بہت ہی سوج گیا تھا اور بے ترکیبی علاج کے باعث زخم کی بڑی ہی بُری حالت تھی۔

امیر صاحب جنگ جاپان و روس کے حالات بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں۔ سواروں کی ایک خاص ڈاک لگادی گئی ہے۔ جو اُن کو کابل سے روزانہ تازہ بتازہ تار خبریں پہنچاتے ہیں۔

بڑی خوشی کی بات ہو۔ کہ لاہور میں امسال مسلمان طالبعلموں کا یونیورسٹی کے امتحانات کا نتیجہ نسبتاً بہت اچھا رہا۔ بی اے میں تو بعض مسلمان طلباء ایسے اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے ہیں کہ ان میں سے چھ ایم اے میں پڑھنے کیلئے وظیفہ لیگئے اور اسوقت ۵ مسلمان طالبعلم مشن کالج کی ایم اے کلاس میں تعلیم پاتے ہیں یہ بندرہ مسلمان طالبعلم ایک کالج کی ایم اے کلاس میں تعلیم پائیں یہ نظارہ شاید لاثانی ہوگا

دربار میسور امسال تیس تیس روپیہ ماہوار کے تین وظائف انجنیری اور ۲۵-۲۵ روپے ماہوار کے تین ڈاکٹری کیلئے دیگا۔

ڈھاکہ میں فی الحال مدرسہ حمادیہ کے نام سے ایک سکول جاری کیا گیا ہے جسمیں مسلمان بچوں کو عربی فارسی اردو کے علاوہ دیگر ضروری علوم و مضامین مثل تاریخ جغرافیہ طب وغیرہ کی بھی تعلیم ہوتی ہے اس مدرسہ کے تمام مدرس بڑے بڑے فاضل ہندوستانی اور بنگالی ہیں۔ ممبران مدرسہ اکثر نواب صاحب ڈھاکہ کے بھائی اور عزیز ہیں۔

مانڈلے سے آتی ہوئی ایک ڈاک گاڑی ۱۲- مئی کی شام کو ینانا اور ردیوین نام سٹیشنوں کے درمیان پٹری سے اُترتے اُترتے بال بال بچی چار سلیپر کسی شریر نے لائن پر آڑے رکھ دئیے تھے۔ جو حسن اتفاق سے پہلے ہی دیکھ لئے گئے ورنہ حادثہ یقینی تھا۔

سٹینڈرڈ کو پایہ تخت روس سے ایک مراسلہ اس مضمون کا پہنچا ہے کہ روس کے شہر وارسا (واقع پولینڈ) میں سخت فتنہ و فساد کی افواہیں گرم ہیں۔ اسی بلوہ میں ایک اعلے افسر بھی مارا جا چکا ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ اگر روس کے اندرونی علاقہ میں پورے پورے قیام امن کی ضرورت ہے۔ تو وہ ایک انقطاعی جنگ کے بدون ہرگز پوری نہیں ہونے کی۔

ایک ولایتی تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کے لئے جسقدر قرضہ کی ضرورت سمجھی گئی تھی نیویارک میں اُس سے پانچ گنی رقم ملنے کو تیار ہو۔

جرمن ڈاکٹر کی دریافت کردہ رونتجن شعاع کے ذریعہ سے صندوق کے اندر رکھی ہوئی چیزیں اور جسم انسانی کے اندر رکھی ہوئی چیزیں اور جسم انسانی کے اندرونی حالات تو صاف نظر آتے ہی تھے اب اسکا ایک اور فائدہ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ چند بار اسکی روشنی ڈالنے سے چیچک کے داغ بالکل دور ہو جاتے ہیں۔

بنگلور میں ۳- آدمیوں پر بجلی گری۔ ایک آدمی اسی وقت مر گیا۔

پنجاب کے ضلعوں اور تحصیلوں کے دفتروں میں عملہ کی تنخواہیں بڑھانے کیلئے ۲ لاکھ روپے کے خرچ کی زیادتی کو گورنمنٹ پنجاب نے منظور کر لیا ہے۔

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔

ahmadimuslim.de